THE ALFAZL QADIAN
الفضل قادیان
اخبار ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ تین پیسے
جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا
نمبر ۳۱ — مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۴ء یوم شنبہ مطابق ۲۰ صفر ۱۳۴۳ھ — جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں الحمدللہ ہر طرح خیریت ہے ۔

حضرت خلیفہ اول رض کے اہل و عیال بخیریت ہیں ۔

حضرت صاحب کے ساتھ ولایت جانے والے احباب کے اہل و عیال میں خیریت ہے ۔ مگر چودہری فتح محمد صاحب ایم اے کی اہلیہ کی طبیعت قدرے ناساز ہے ۔

جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ قادیان تشریف لے آئے ہیں

جناب قاضی عبداللہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول و ناظر دعوت و تبلیغ چند دن کے لئے بھیرہ تشریف لے گئے ۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سلسلہ کے کام کے لئے بمبئی تشریف لے گئے ۔

جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے ابتدائی اخراجات کا تخمینہ ساڑہے چھ ہزار لگایا گیا ہے ۔ عنقریب کام شروع ہونیوالا ہے ۔ انشاء اللہ ۔

نظم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام

اہل پیغام سے خطاب

عنوان بالا کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم پہلے شائع ہو چکی ہے ۔ لیکن ۱۶ ستمبر ولایت سے جو ڈاک موصول ہوئی ہے ۔ اس میں حضور کی طرف سے وہ نظم معہ ایک مختصر نوٹ کے اشاعت کے لئے موصول ہوئی ہے ۔ چونکہ نظم کے مطالب کی اس نوٹ میں تشریح ہے ۔ اس لئے نوٹ کے ساتھ اسے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

جہاز میں یونہی لیٹے لیٹے تھوڑی دیر میں یہ نظم کہی گئی ۔ کیونکہ پورٹ سعید میں مکرمی قاضی اکمل صاحب اور عزیزم غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کے خطوط سے پیغام کے فتنہ کی خبر ملی تھی ۔ میں نے جو نظم میں لکھا ہے ۔ نثر میں بھی کہتا ہوں ۔ کہ اہل پیغام زور لگالیں ۔ میں آدمیوں کا محتاج نہیں ہوں ۔ میں خدا کا محتاج ہوں ۔ اگر ایک آدمی کو وہ ورغلائیں گے ۔ تو خدا ہزار مجھے دیگا ۔ مگر میں کہتا ہوں کہ میں ہرگز آدمیوں کا محتاج نہیں ہوں ۔ میں خدا کا محتاج ہوں ۔ مجھے کسی جماعت کی پرواہ نہیں ۔ مگر اس کی جو عقل سے اور ایمان سے کام کرتی ہے ۔ اور جو ایسے لوگ ہوں ۔ میں ان کا خادم ہونا اپنا فخر سمجھتا ہوں ۔ اگر وہ جماعت جس کا امام خدا تعالیٰ نے مجھے بنایا ہے ۔ ایسی نہیں ۔ تو وہ مولوی محمد علی کو مبارک ہو ۔ ان سب کو وہ لے جاویں ۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی کمزور

چھوڑ کر وہ جماعت ایک مخلصوں ایمان داروں کی جماعت ہے۔ نہ بے وقوفوں کی۔ جو پہلے ایک شخص کو مجبور کریگی۔ کہ فلاں جگہ جا۔ اور پھر پیغام کے مضمون پڑھ کر کہے گی کہ آہ اس نے ایسا کام کیوں کیا۔ مفصل آئندہ۔

خاکسار مرزا محمود احمد

اہلِ پیغام یہ معلوم ہوا ہے مجھ کو
میرے آتے ہی ادھر تم یہ کھلا ہے یہ راز
تم میں وہ زور وہ طاقت ہے کہ گر چاہو تو
آزمایش کے لئے تم نے چنا ہے مجھ کو
مجھ کو کیا شکوہ ہو تم سے کہ مرے دشمن ہو
حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
میری غیبت میں لگا لو جو لگانا ہو زور
پھیر لو جتنی جماعت ہے مری بیعت میں
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث
ماننے والے مرے بڑھ کے رہینگے تم سے
مجھ کو حاصل نہ اگر ہوتی خدا کی امداد
ایک تنکے سے بھی بدتر تھی حقیقت میری
تم بھی گر چاہتے ہو کچھ تو جھکو اسکی طرف
نفسِ طامع بھی کبھی دیکھتا ہے روئے نجات؟
تم مرے قتل کو نکلے تو ہو پر غور کرو
جن کی تائید میں مولا ہو انہیں کس کا ڈر

بعض احباب وفاکیش کی تحریروں سے
تم بھی میدانِ دلائل کے ہو رہ گیروں سے
چھلنی کر سکتے ہو تم پشتِ عدا تیروں سے
پشت پر ٹوٹ پڑے ہو مری شمشیروں سے
تم یونہی کرتے چلے آئے ہو جب پیروں سے
وہ بچائے گا مجھے سارے خطا گیروں سے
تیر بھی پھینکو کرو حملے بھی شمشیروں سے
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
یہ قضا وہ ہے نہ بدلیگی جو تدبیروں سے
کب کے تم چھید چکے ہوتے مجھے تیروں سے
فضل نے اس کے بنایا مجھے شہتیروں سے
فائدہ کیا تمہیں اس قسم کی تدبیروں سے
فتح ہوتے ہیں کبھی ملک بھی کفگیروں سے؟
شیشے کے ٹکڑوں کو نسبت بھلا کیا ہیروں سے
کبھی صیاد بھی ڈر سکتے ہیں نخچیروں سے

جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ

جماعت احمدیہ کراچی کے جلسہ کے حسب ذیل حالات بذریعہ تار موصول ہوئے ہیں:۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس ۷ ستمبر اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۱۲ اور میر قاسم علی صاحب ۱۳ کو کراچی پہنچے۔ ۱۲ ستمبر جلسہ کی کارروائی خالقدینہ ہال میں زیر صدارت محمد خان صاحب احمدی شروع ہوئی۔ پہلے مولوی بقاپوری صاحب کا لیکچر ہوا۔ پھر مولوی شمس صاحب نے وہ خط و کتابت سنائی۔ جو آریہ سماج سے مباحثہ کے متعلق ہوئی تھی۔ اور جس میں آریوں نے مباحثہ کرنے سے انکار کیا تھا۔ پھر اسلام اور دیگر مذاہب کے مقابلہ پر لیکچر ہوا۔ ۱۳ تاریخ کے جلسہ میں مولوی شمس صاحب نے قرآن کریم کے کامل الہامی کتاب ہونے پر لیکچر دیا۔ جس کا حاضرین پر بہت اثر ہوا۔ اور بہت تعریف کی گئی۔ پھر جناب میر قاسم علی صاحب نے وید کبھی عالمگیر مذہب نہیں ہو سکتا۔ پر تقریر کی۔ جس کی غیر احمدی پبلک نے بہت تعریف کی۔ ۱۴ تاریخ کے جلسہ میں جناب میر صاحب نے تناسخ پر لیکچر دیا۔ جس کی پبلک نے بہت تعریف کی۔ اس کے بعد مولوی شمس صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائبل سے دیگر انبیاء پر فضیلت ثابت کی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ آخری اجلاس میں مولوی شمس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی بڑے زوردار الفاظ میں دعوت دی۔ جسے حاضرین نے بڑی توجہ سے سنا۔ اس وقت ایک غیر احمدی نے یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ ان باتوں کو نہ سنو۔ تم پر اثر ہو جائے گا۔ اور لوگوں کو بھڑکانا چاہا۔ جس سے بعض لوگ اشتعال پذیر ہو گئے۔ مگر ان کو جلدی ٹھنڈا کر لیا گیا۔ اور باقاعدہ مباحثہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ اسی اثنا میں ایک آریہ نے قرآن میں خدا تعالیٰ کی قسموں پر اعتراض کیا۔ پبلک کی توجہ اس طرف پھر گئی مولوی شمس صاحب نے آریہ کے اعتراضات کے بہت معقول جواب دئیے جس سے پبلک بہت خوش ہوئی۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ دوران جلسہ میں سارا ہال بھر جاتا تھا۔

ایک ایک روپیہ کا وی پی

خریداران الفضل کے نام

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ اخیر ہفتہ جولائی سے الفضل ہفتہ میں دو بار کی بجائے ہفتہ میں تین بار ہے۔ اور اس وجہ سے کٹوں کا زیادہ خرچ ہے۔ اور عملہ مینجر کے ذمہ ڈیوڑھا کام ہے۔ جس کیلئے عملہ بڑھانا پڑا۔ اخبار کی سات روپیہ سالانہ قیمت (بلحاظ موجودہ خریداران کے) اس کے اخراجات کے لئے بمشکل ہی کافی تھی۔ اب یہ مزید خرچ یہ فنڈ قطعاً ادا کر سکنے کے قابل نہیں۔ میرا خیال تھا کہ اگر پانسو نئے خریدار اور مل گئے تو یہ اخراجات جو ہفتہ میں تیسری بار الفضل شائع کرنے کے ہو رہے ہیں۔ پورے ہو سکینگے۔ لیکن دو ماہ کے انتظار نے بتا دیا کہ اتنے نئے خریدار نہیں ملے۔ اور نہ غالباً مل سکتے ہیں۔ اسلئے ان زائد اخراجات کے پورا کرنے کے لئے میں مجبور ہوا ہوں کہ آپ سب صاحبان کی خدمت میں ایک ایک روپیہ کا وی پی برائے اعانت الفضل بھیجدوں۔ یہ رقم کسی خریدار کے کھاتہ حساب میں درج نہ ہوگی بلکہ اس کو بطور اعانت سمجھا جائیگا۔ اور اس سے یہ زائد اخراجات پورے کئے جائینگے۔ کیونکہ دسمبر ۱۹۲۴ء تک الفضل کا سہ بارہ رہنا یقینی ہے۔ اور اس کے بعد دیکھا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیئے۔

میں امید کرتا ہوں کہ ۲۵ ستمبر کا پرچہ تمام خریداران الفضل ایک ایک روپیہ کا وی پی وصول فرما کر مشکور فرمائینگے۔ اور کوئی صاحب واپس نہ کرینگے۔ ایک روپیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات سفر کا جلد جلد پڑھنا اگر میسر ہو جائے۔ تو یہ کوئی گراں سودا نہیں۔ ان لوگوں کے نام وی پی نہیں ہونگے۔ جن سے سہ ماہی قیمت لی گئی ہے

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

یوم شنبہ - قادیان دارالامان - ۳۰ ستمبر ۱۹۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ

پورٹ سعید سے برنڈزی تک

(یہ حالات مکرم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے خطوط سے مرتب کئے گئے ہیں - ایڈیٹر)

جہاز اور ریل کی دوڑ

جہاز پلسنا جس پر ہمیں سوار ہونا تھا رات کے دس بجے کے قریب قنطارا سے گذر کر پورٹ سعید کو آتا ہوا دکھائی دیا - اس وقت ہم لوگ گاڑی کی انتظار میں قنطارا سٹیشن پر بیٹھے تھے جہاز کو ہماری گاڑی نے دوسرے سٹیشن سے پہلے ہی پیچھے چھوڑ دیا ۔

نہر سویز اور ریلوے لائن قنطرہ سے ساتھ ساتھ جاتی ہیں بمشکل ایک سو گز کا فاصلہ ہو گا۔ گاڑی پورٹ سعید پونے گیارہ بجے پہونچی - اور جہاز ½ ۱۲ بجے پہنچا ۔

پورٹ سعید سے روانگی

حضرت صاحب سٹیشن سے سیدھے کانٹی نینٹل ہوٹل میں تشریف لے گئے اور ہندوستان سے آئی ہوئی ڈاک ملاحظہ فرمائی - ایک آدمی کو کک کے مینجر کے پاس بھیجا - پھر حضور دفتر میں تشریف لے گئے - اور ½ ۲ بج گئے - سامان کسٹم ہوس میں لے جایا گیا - ایک موٹر قنطرہ روانہ کی گئی - کہ عرفانی صاحب اور چودہری فتح محمد صاحب کو لے آئے - ہم لوگ کسٹم وغیرہ کے جھگڑوں سے فارغ ہو کر ½ ۳ بجے رات جہاز کے اندر پہنچے - ہمارا جہاز ۸ بجے پورٹ سعید سے روانہ ہوا۔

ساتھیوں کی جُدائی سے بیقراری

آخری وقت تک عرفانی صاحب اور چودہری صاحب کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے رہے - مگر نہ آئے - اس رات (یعنی ۱۲ ار - ۱۳ ار اگست کی درمیانی رات) ہم میں سے کوئی ایک لمحہ کے لئے بھی سونا تو الگ رہا لیٹ بھی نہ سکا۔ عرفانی صاحب اور چودہری صاحب کو حضرت صاحب نے حیفا سے آگے نکلکر ایک تار دلوایا تھا - کہ آپ لوگ مال گاڑی کے ذریعہ یا کسی اور طریق سے فوراً قنطرہ پہنچیں - وہاں سے موٹر کے ذریعہ پورٹ سعید آجائیں - پورٹ سعید سے ۱۳ ار کو جہاز روانہ ہو گا - اگر آپ لوگ وقت پر نہ پہنچیں - تو واپس ہندوستان چلے جائیں - مگر بعد میں قنصل حیفا کی کوشش سے ان کی روانگی کا کچھ انتظام ہو گیا - تو حضور نے ان کی سہولت کے تمام سامان مہیا کرائے - اور اخراجات جمع کرا دئے ۔

حضرت صاحب کی علالت

حضرت صاحب کی طبیعت متواتر سفروں، شب بیداریوں - غذا کی بے ترتیبیوں اور خصوصاً دمشق کی متواتر لمبی لمبی تقریروں کی وجہ سے پہلے ہی ناساز تھی کہ بیروت پہنچ کر بیماری کا سخت حملہ ہوا - تکلیف کی شدت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ حضور کے منہ سے ہائے ہائے کے الفاظ بھی نکلے - درد اور تکلیف سے طبیعت ایسی بے چین ہوئی کہ زبان بھی تھراتی تھی - ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے ڈاکٹر خاص بلوانے کی ضرورت پڑی - اور ابھی کچھ افاقہ نہ ہوا تھا - کہ بیروت سے حیفا تک کا سفر موٹر کے ذریعہ کرنا پڑا - اور اس دن حضرت صاحب کو دس بارہ دست آگئے عکہ پہنچ کر حضور نے پھر اپنی تکلیف کا کچھ خیال نہ کیا - اور آرام پر کام کو مقدم کیا - اور گیارہ بجے رات تک بھائیوں سے باتیں کرتے رہے - ۱۲ بجے ہوٹل حیفا میں پہنچے - اسوقت نہ کھانے کو کچھ ملا - نہ پینے کو - پھر علی الصباح ۸ بجے گاڑی حیفا سے قنطرہ کو روانہ ہوئی دن بھر سفر کیا - پھر رات بھر جاگے - اور جہاز میں سوار ہوئے - یہ سب باتیں حضور کی جسمانی تکلیف کا موجب ہوئیں صبح نماز اپنے کمرے میں پڑھا کر تھرڈ کلاس ڈیک پر تشریف لائے - اور قادیان سے آئی ہوئی تار کا جواب تار میں لکھا جس میں کل ۳۰۰ لفظ تھے - تار جب تار گھر بھیجی تو معلوم ہوا کہ ۹۰۰ روپیہ کے قریب خرچ ہو گا - اس وجہ سے اسکو آپ نے ملتوی کر دیا - اور مختصر الفاظ میں تار پورٹ سعید سے لنڈن کو روانگی کا بھجوایا - پہلے جو تار حضرت صاحب نے لکھا تھا - اس میں دمشق کی تبلیغ اور خدا کی تائید اور نصرت اور کامیابیوں کا بھی ذکر تھا ۔

خوراک وغیرہ کی مشکلات

ہم لوگ پورٹ سعید ایسے تنگ وقت پہنچے تھے کہ حضرت صاحب کے لئے کوئی دوائی - سبزی - پھل - چوزہ وغیرہ کچھ بھی نہ خرید سکے - پھر تھرڈ کلاس کے مسافروں کے ٹکٹ بغیر خوراک کے تھے - ان کے کھانے کے لئے بھی کوئی چیز نہ لے سکے - اور خالی ہاتھ بمشکل جہاز میں سوار ہو سکے - اس وجہ سے تھرڈ کلاس پسنجر بھوکے پیاسے تھے - ان کے واسطے خوراک وغیرہ کے انتظام کے لئے حضور بے چین اور بے تاب تھے - اور بار بار ذوالفقار علیخان صاحب کو حکم دیتے تھے - کہ جلدی کوئی انتظام کریں - مگر چونکہ جہاز کے افیسر رات بھر کام کرتے رہے تھے - صبح سے سوئے اور ایسے سوئے - کہ چار بجے شام تک نہ اٹھے - اس وجہ سے کوئی انتظام خوراک کا ناممکن تہا - ظہر و عصر کی نمازیں حضور نے ڈیک پر کھڑے ہو کر پڑھائیں - نمازوں کے بعد کچھ خشک رسد کا انتظام ہو گیا - اور ڈبل روٹی مل گئی - جو دوستوں نے کھائی - اور ہوش سنبھالا - ورنہ کچھ دوست رات کی بیخوابی اور بھوک کی شدت کی وجہ سے بسترہ سے اُٹھ بھی نہ سکتے تھے - شام کی نماز کے لئے حضور پھر تشریف لائے - اور شام و عشا بیٹھ کر ادا کرائیں - کیونکہ سمندر میں حرکت تھی - اور دوران سر متلی وغیرہ کا خطرہ پھر پیدا ہو چکا تھا ۔

جہاز کی پابندیاں

یہ جہاز بہت بڑا اور وسیع ہے - مگر اس کی پابندیاں ایسی ہیں - کہ گویا ہم قید خانہ میں ہیں - اب ہم میں سے نہ کوئی حضرت صاحب کے پاس جا سکتا ہے، نہ عام طور پر حضرت صاحب نیچے آتے ہیں کیونکہ اس امر کو جہاز والے پسند نہیں کرتے ۔

بحری بیماری

۱۴ ار اگست ۱۹۲۴ء کو چودہری محمد شریف صاحب اور رحم دین دونوں کو سی سک ہو گئی - اور دوسرے احباب بھی چکروں کی وجہ سے سر نہ اٹھا سکتے تھے ۔

جہازی ڈاکٹر کا مشورہ

حضرت صاحب کی صحت کے متعلق ڈاکٹر جہاز کا بھی خیال تھا کہ حضور سفر کو جاری نہ رکھیں، اور کسی اچھے مقام پر پہنچ کر کچھ روز آرام کریں اور علاج کرائیں - جب صحت ہو جائے تو پھر سفر جاری کریں - کیونکہ اس کے نزدیک بصورت موجودہ سفر جاری رکھنا اچھا نہ تھا - مگر حضرت صاحب نے سفر منقطع کرنا پسند نہ فرمایا ۔

نہایت دلچسپ منظر

سارے سمندری سفر میں آج (۱۵ ار اگست) شام کے وقت جس حصہ سمندر میں سے ہمارا جہاز پلسنا گزرا ہے - نہایت ہی خوبصورت اور دلکش نظارہ کا مجمع ہے - یونان کے جزائر کی پہاڑیاں دونوں طرف

کھڑی ہیں۔ کہیں کہیں آبادیاں بھی نظر آتی ہیں۔ انگور کے کھیت جابجا بچھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ زیتون کے جنگلوں کے جنگل کھڑے ہیں۔ بعض جگہ سرو کے بلند بالا نوکیلے خوبصورت درخت پہاڑی مناظر کو اور بھی خوبصورت بنا رہے ہیں۔ نہر سویز انسانوں نے بنائی ہے۔ مگر یہ قدرتی نہر ایسی خوبصورت ہے کہ سویز اس کا کسی رنگ میں بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ میلوں تک دورویہ پہاڑیاں چلی گئی ہیں۔ جن کا درمیانی فاصلہ بمشکل میل ڈیڑھ میل ہوگا۔ مکانات نظر آتے ہیں۔ آگ جلتی دکھائی دیتی ہے۔ انگور کے کھیت اچھی طرح دکھائی دیتے ہیں مکانات کے شیشے تک چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ مگر نہیں نظر آتا تو کوئی آدم زاد۔ اور نہیں دکھائی دیتا تو کوئی انسان اور انسان کا بچہ۔

داخلہ یورپ اور دعائیں آج شام کے وقت حضرت صاحب نے مولوی رحیم بخش صاحب کو بلوا کر حکم دیا کہ تمام دوستوں کو کہدیں۔ کہ اب ہم یورپ میں داخل ہو رہے ہیں۔ لہذا اپنے اوقات کثرت سے دعاؤں میں صرف کریں ؛

جزائر سسلی ۱۷ اگست۔ صبح کی نماز کے بعد سے جزائر سسلی کا سلسلہ شروع ہوا۔ آبادی بالکل کنارے پر نظر آرہی ہے۔ ہمارے جہاز کا رخ اس وقت جانب شمال مغرب ہے۔ سسلی کے جزائر جانب غرب ہیں۔ میلوں سے یہ سلسلہ ساتھ ساتھ چلا آرہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی شہر کے ساتھ ساتھ جا رہے ہیں آبادی تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے مسلسل جاری ہے۔ جنگل یا غیر آباد علاقے درمیان میں نظر نہیں آتے۔ دوست دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ سامان باندھ کر تیار رکھا ہے۔

موسم پورٹ سعید سے لے کر اس مقام تک قریباً یکساں ہی چلا آرہا ہے۔ کوئی سردی نہیں۔ البتہ تیز ہوا کی وجہ سے کسی قدر خنکی معلوم دیتی ہے۔

کرشمہ خبر رسانی رات چودھری صاحب اور عرفانی صاحب کی خبر منگانے کے لئے مولوی رحیم بخش صاحب جہاز کے بے تار برقی پیغام رسانی کے دفتر میں گئے سگنیلر نے ان کے کہنے پر انگلیاں ہلائیں۔ اور آلہ برقی کو کانوں سے لگایا۔ انگلیوں کے ہلتے ہی سبز سبز رنگ کے شرارے آلات میں سے نکلے۔ اور ساتھ ہی سر سر کی آواز آئی۔ بمشکل نصف منٹ گذرا ہوگا۔ کہ اس نے مولوی صاحب سے کہا۔ سب جہازوں کو میرا تار پہنچ گیا ہے۔ جو ادہر ادہر پانچ سو میل کے فاصلہ پر محیط میں تھے۔ وہ جہاز جس میں آپ کے آدمیوں کی امید ہے۔ پانچ سو میل سے دور ہے اور ۷۰۰ یا ۸۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ زمانہ قدرت کے عجائبات کی کوئی انتہا نہیں۔ خدا تعالیٰ نے کیا کیا سامان سہولت پیدا کر دئے ہیں۔ پانچ پانچ سو میل کے فاصلہ پر خبر کا جانا اور اس کا جواب بھی مل جانا پھر طرفہ یہ کہ وقت صرف نصف منٹ خرچ ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی برنڈزی میں

۱۷ اگست ۱۹۲۴ء ساڑھے نو بجے صبح ہمارا جہاز برنڈزی کی پورٹ پر پہنچا۔ جو عین لب بازار واقع ہے۔ سینکڑوں عورت مرد اور بچے بازار میں کھڑے تھے۔ پاسپورٹ دکھانے اور طبی معائنہ ہو جانے کے بعد جہاز سے اترنے کی اجازت ہوئی۔

داخلہ شہر کی دعا جہاز ہمارا ابھی حرکت ہی میں تھا کہ حضرت صاحب نے تمام خدام کو جہاز کی بالائی چھت پر جمع ہونے کا حکم دیا۔ سوائے رحم دین کے جسے سامان کے پاس ٹھہرنے کا حکم تھا۔ سب خدام حاضر ہوئے۔ جہاز کے اس حصہ پر جس کے نیچے تیسرے درجہ کے مسافر تھے۔ اس کی سیڑھیوں کے پاس حضور نے کپڑوں کے فرش پر رو بقبلہ ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ خدام نے بھی اقتدا کی۔ اور بیس منٹ کے قریب دعا ہوتی رہی۔ جہاز کے عملہ کا فارغ حصہ اور فرسٹ سیکنڈ کلاس کے مسافروں کا ایک جم غفیر اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے آس پاس جمع ہو گیا۔ اور جب تک حضرت صاحب نے دعا ختم نہ کی۔ لوگ خاموش کھڑے رہے۔

کسٹم ہوس اور فوٹو دعا کے ختم ہوتے ہی افسروں نے پاسپورٹ طلب کئے۔ اور ڈاکٹری معائنہ ہوا۔ سامان ہمارا کسٹم ہوس میں کک کے آدمی لیگئے سگرٹ، سگار، کافی، چاء وغیرہ کے متعلق ہم سے پوچھا گیا ہے۔ کہ تمہارے پاس ہے یا نہیں۔ دو ایک بنڈل کھولکر بھی دیکھے۔ اور بعد میں سب کو بلا دیکھے پاس کر دیا گیا۔ کسٹم ہوس کے دروازہ پر سینکڑوں مرد عورتیں جمع تھیں۔ خاص کر لڑکیاں بہت جمع تھیں۔ اور ان کے ہاتھ میں کیمرے تھے۔ اور وہ اس تاک میں تھیں کہ قافلہ کا دروازے سے نکلتے ہی فوٹو لے لیں۔ میں دو ایک مرتبہ سامان کی دیکھ بھال کے لئے اندر سے باہر نکلا۔ تو ایک لڑکی فوراً کیمرے کا نشانہ بنانے کے لئے تیار ہو جاتی۔ مگر سارے قافلہ کو نہ نکلتے دیکھ کر پھر کیمرہ ہٹا لیتی۔ اس نے کسی طرح سے ادھر ادھر سے ایک کرسی بھی حاصل کر لی۔ جس کے اوپر چڑھ کر وہ کھڑی ہو گئی۔ جہاں سے فوٹو ٹھیک لیا جا سکتا تھا۔ اس نے کک کے آدمی سے بھی سمجھوتہ کر لیا۔ کہ جب حضرت صاحب باہر نکلیں۔ تو وہ حضور کو تھوڑی دیر ٹھہرائے تاکہ وہ فوٹو اطمینان سے لے سکے۔ کسٹم سے فارغ ہو کر جب حضور باہر تشریف لائے۔ تو وہ کرسی پر کھڑی تھی۔ فوراً کیمرہ سیدھا کیا۔ ادھر کک کے آدمی نے حضور کو کسی بات کے بہانے ایک لمحہ کے لئے ٹھہرا لیا اتنے میں اس نے فوراً اپنا کام کر کے ہاتھ اٹھا دیا۔ اور کک کے آدمی نے بات ختم کر کے حضور کا راستہ چھوڑ دیا۔ حضور کسٹم ہوس سے فارغ ہو کر گرانڈ ہوٹل انٹرنیشنل میں تشریف لائے۔ اور سب خدام حضرت کے ہمرکاب اس ہوٹل میں مقیم ہوئے۔

تاریں یہاں سے لنڈن۔ برلن اور قادیان کو تاریں دی گئیں۔ اور ٹامس کک پورٹ سعید کو بھی تار دے کر پوچھا گیا۔ کہ ہمارے دونوں ساتھی وہاں سے روانہ ہو گئے ہوں۔ تو جواب روم کے دفتر ٹامس کک کی معرفت روانہ کرے۔

برنڈزی کی کیفیت برنڈزی ایک چھوٹا سا خوبصورت قصبہ ہے اور سمندر کے بالکل ساحل پر واقع ہے۔ حتیٰ کہ جہاز بازار کی سڑک کے ساتھ آن کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک طرف سمندر ہے اور دوسری طرف بازار کی دوکانات۔ جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے وہ بھی اس سڑک کے کنارے بالکل سمندر پر واقع ہے۔ اور بہت ہی خوش منظر مقام پر آباد ہے۔ برنڈزی کا علاقہ بہت ہی آباد اور سرسبز نظر آتا ہے۔ بازار وغیرہ تو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ کیونکہ عورتیں گرد ہو جاتی ہیں۔ پہلے تو اپنی طرف بلاتی ہیں۔ اگر ان کی طرف دیکھیں تو گناہ۔ اور نہ دیکھیں تو مصیبت کیونکہ جب عورتوں کی طرف توجہ نہ کریں۔ تو وہ مذاق کرتیں اور ہنستی اور تالیاں بھی بجانے لگتی ہیں۔ اس وجہ سے حضرت صاحب نے حکم دے دیا ہے کہ بلا ضرورت بازار نہ جائیں۔ اور جانا ہو۔ تو گاڑی لے کر جائیں۔ ان وجوہات سے بازاروں وغیرہ کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی ؛

برنڈزی بڑی تجارتی منڈی معلوم

ہوتی ہے۔ اور اکثر قسم کا سامان یہاں سے جہازوں میں بار کر کے بیرونجات کو بھیجا جاتا دکھائی دیتا ہے۔ سکہ لیروں کا چلتا ہے۔ انگریزی پونڈ تک بھی عام دفاتر والے نہیں پہچانتے۔ اور نہ قبول کرتے ہیں۔ ادھر ادھر سے تبادلہ کرا کر لیروں کی شکل میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں سے موسم میں قدرے خنکی معلوم ہوتی ہے۔ اور حرارت میں کمی واقعہ ہونی شروع ہو گئی ہے۔

حضرت صاحب

حضرت صاحب کی طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ بعض خدام نے عرض کیا کہ حضور رات اسی جگہ آرام فرمائیں۔ تاکہ رات کے سفر کی کوفت سے بچاؤ ہو جائے۔ کل صبح کی گاڑی سے روما تشریف لے چلیں۔ مگر فرمایا۔ اس طرح سے ہمارا ایک دن ضائع ہو جائے گا آرام کے لئے رات کو سونے کی گاڑی کا ٹکٹ لے لینگے۔ اور صبح کو روم جا پہونچیں گے۔ اور کل کا دن کام میں گذرے گا۔ ورنہ کل کا دن بھی سفر ہی کی نذر ہو جائے گا۔

برنڈزی سے روما

حضرت صاحب برنڈزی سے ۶½ بجے شام کی گاڑی پر معہ خدام سوار ہوئے۔ اور ۱۷ اگست گاڑی ۹½ بجے روما کے سٹیشن پر پہونچی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی روما میں

حضرت صاحب گرانڈ کانٹی نینٹل ہوٹل میں ٹھیرے۔ جو سٹیشن سے متصل تھا۔ باقی خدام سامان لے کر کسی اور ہوٹل کی تلاش میں نکلے۔ ایک گھنٹہ تک پھر پھرا کر آخر کار ایک بڑے وسیع چوک میں ایک ہوٹل ٹرمی نس نامی میں ٹھیرے۔ اس کے سامنے بڑا وسیع اور شاندار چوک ہے۔ جس کے درمیان ایک بہت بڑا فوارہ چلتا ہے۔ جس کا پانی دو سہ منزلہ کے برابر اونچا جاتا ہے۔

شرمناک نظارہ

حوض اور چبوترہ خوبصورت ہے۔ مگر گندیہ ہے۔ کہ عین بیچ وبیچ میں ایک ننگی تصویر معلوم ہوتی ہے۔ جس نے کچھ اٹھا رکھا ہے اس میں سے فوارہ گرتا ہے۔ اس کے نیچے چاروں طرف چار ننگی عورتوں کی تصاویر ہیں۔ جن پر مختلف فواروں کا پانی پڑتا ہے۔ یہ حیاسوز نظارہ حوض کی خوبصورتی اور صنعت کے دیکھنے سے بھی مانع تھا۔ اس وجہ سے میں اس کی ساری کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ بلکہ مجھے یہ بھی شبہ ہے کہ چاروں طرف عورتوں کی تصویریں ہیں۔ یا کہ کوئی ان میں مرد بھی ہے۔ بہرحال اس نقص کے ساتھ وہ حوض عین چوک بازار میں فواروں کا شاندار منظر دکھاتا ہے۔

کھانے میں مشکلات

اس دن اتوار کی وجہ سے بازاروں کی دوکانیں بند تھیں۔ کیونکہ لوگ سیرگاہوں میں چلے جاتے ہیں۔ سبزی اور پھلوں کی مارکیٹ ۱۲ بجے سے پہلے لگتی ہے۔ اور پھر بند ہو جاتی ہے۔ بعض اور دوکانیں بھی ۱۲ بجے تک کھلتی ہیں۔ مگر اس کے بعد سوائے قہوہ خانوں کے اور کوئی دوکان نہیں کھلتی۔ ہمیں ہوٹل میں پہونچنے۔ اور سامان وغیرہ رکھتے ۱۲½ بج گئے۔ اس لئے کھانے کا کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ بازار گئے۔ تو بمشکل کچھ خشک روٹی ملی۔ جو روکھی کھائی گئی۔ حضرت صاحب کے واسطے بند اور کچھ مکھن لے گئے مگر حضور نے میٹھا ہونے کی وجہ سے بہت تھوڑا کھایا جس ہوٹل میں ہم اترے۔ اس کی مالکہ سے فیصلہ ہوا تھا۔ کہ وہ ہمیں کھانا پکانے کی جگہ اور اجازت دیدیگی مگر بعد میں اس نے انکار کر دیا۔ اس وجہ سے حضور کے واسطے کھانا نہ پک سکا۔ کسی اور ایسے ہوٹل کی تلاش شروع کی جس میں ہمیں اپنا کھانا پکانے کی اجازت ہو۔ لیکن بڑی مشکل یہ تھی۔ کہ انگریزی کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ انگریزی جانتا ہوگا۔ بڑی تلاش کے بعد جب بالکل تھک کر واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ تو ایک شخص نے پوچھا۔ وٹ یو وانٹ (what you want) تم کیا چاہتے ہو۔ یہ الفاظ سن کر دل خوش ہو گئے اور امید کی جھلک دکھائی دینے لگی۔ جواب دیا گیا۔ انگریزی دان آدمی چاہتے ہیں۔ جس کے جواب میں اس نے کہا۔ میں ہوں۔ اس سے درخواست کی گئی۔ کہ ہمیں کوئی ایسا ہوٹل بتائے۔ جس میں ہم لوگ اپنا کھانا پکا سکیں اول تو اس نے بتایا۔ کہ یہ بہت مشکل ہے۔ اور ناممکن ہے۔ پھر جب اس نے ہم سے ایسا ہوٹل تلاش کرنے کی وجہ پوچھی۔ اور ہم نے بتایا۔ کہ ہوٹل والے حرام حلال کی تمیز نہیں کرتے۔ اور ہم لوگ مسلمان ہیں تو اس کو خیال ہوا اور اس نے ایک ہوٹل کی لائین کی طرف اشارہ کیا۔ جس میں تلاش کرتے کرتے آخر ایک ہوٹل مل بھی گیا۔ جو نصف کرایہ کا تھا۔ اور اس نے یہ بھی اجازت دی۔ کہ اپنے کمرہ میں سٹو (برقی چولھا) پر کھانا بھی پکا لو چنانچہ شام کو ۹ بجے اس ہوٹل میں دو کمرے دو آدمیوں کے واسطے لے کر میاں رحم دین کو کھانا پکانے کیلئے بھیجا گیا۔ جو پکا لایا گیا دوسرے ہوٹل والے دوست خشک روٹی اور ابلے ہوئے آلوؤں کو نمک لگا کر کھا کر سو گئے کیونکہ اس سے زیادہ پہلے اور کچھ انتظام نہ ہو سکا۔

کھنڈرات اصحاب کہف اور دیگر مقامات

حضور نے ۱۷ اگست عصر کی سیر میں پانچ سیٹ کی ایک موٹر لی تھی۔ اور بازاروں کے علاوہ کلوسیم باتھس آف کیریکلا رومیوں کے پرانے حمام ایک اور مقام مشہور کے کھنڈرات دیکھے۔ اور لاسٹ ڈیز آف پمپائیر کے تاریخی واقعات کو دہرا کر حضور نے خدام کو پرانے حالات بتائے۔ کھنڈرات اصحاب الکہف کے وقت کے۔ چونکہ رات ہو چکی تھی۔ اور اندھیرا تھا۔ اس وجہ سے حضور باہر ہی سے واپس آ گئے۔

اہل اٹلی کے متعلق حضرت صاحب کا خیال

پورے ۱۵ گھنٹہ میں گاڑی برنڈزی سے روما پہونچی۔ حضرت صاحب فرسٹ کلاس میں تھے۔ ایک انگریز اور اٹالین حضور کے ہم سفر تھے۔ انگریز کو حضور نے تبلیغ کی۔ اور اٹالین نے حضور کی بہت کچھ خدمت کی۔ ادب احترام اور ایشیائی طریق سے مدارات کرتا رہا۔ حضور نے فرمایا۔ اٹلی کے لوگ تبلیغ کے لئے نہایت موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں اخلاق۔ اخلاص اور ایثار کا مادہ پایا جاتا ہے۔ شرافت میں بعض دوسری اقوام سے آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ محبت ملنساری اور ہمدردی بھی ہے۔ جس کا ہم نے بھی آج بازاروں میں تجربہ کیا ہے کیونکہ بڑے بوڑھے۔ جوان اور بچے سب ہم سے ہمدردی کرتے اور ملنساری سے پیش آتے رہے

شادابی و سرسبزی

وہ علاقہ جس میں سے ہو کر برنڈزی سے روما کی ریل گذرتی ہے نہایت ہی سرسبز اور شاداب ہے۔ انگور زیتون اور ناشپاتی وغیرہ پھل بکثرت موجود ہیں۔ باغات جابجا موجود ہیں۔ اور کھیتی علمی طریقہ پر بہت ہی باقاعدہ کی جاتی ہے۔ سن مکی اور جوار کے کھیت کثرت سے دکھائی دئے۔ پہاڑی علاقہ ہے۔ مگر نہایت ہی سرسبز اور شاداب۔

روما کی کیفیت

روما پہاڑیوں سے نکل کر ایک وسیع میدان میں بہت ہی لمبا چوڑا شہر آباد ہے۔ جو نہ معلوم کتنے میلوں میں آباد ہوگا۔ عمارات خصوصیت سے شاندار اور بڑی بڑی ہیں۔ بازار صاف سیدھے اور باقاعدہ ہیں۔ موٹریں کثرت سے اور نہایت خوبصورت اور صاف ہیں۔ گھوڑا گاڑی (وکٹوریا) بھی چلتی ہے۔ ٹرام بکثرت چلتی ہے۔ عورت مرد اور بچے تک محنت کرتے ہیں۔

داخلہ شہر کی دعا

سٹیشن سے اتر کر حضور نے ٹک ٹک آدمی سے ہوٹل وغیرہ کا پتہ لیکر

پلیٹ فارم پر ہی قریباً ۱۵ منٹ تک سب خدام سمیت دعا کی۔ حضور نے گاڑی میں ہی فرمایا تھا۔ کہ روما عیسائیت کا تخت گاہ ہے۔ اور پوپ کا مقام ہے۔ اس لئے خاص طور پر توجہ سے دعائیں کی جائیں۔ چنانچہ دوستوں نے چار میل بلکہ دس میل کے قریب دور سے ہی جب کہ روما نظر آنے لگا۔ دعائیں کرنی شروع کر دی تھیں۔

گرانیٔ اخراجات

ان ممالک میں اخراجات زیادہ ہیں۔ کوئی بجٹ یہاں کام نہیں آسکتا۔ اندازے غلط ہو جاتے ہیں۔ اور حساب ٹھیک نہیں رہتا ایک سٹیشن پر گاڑی کھڑی ہوئی۔ ہمیں پانی کی ضرورت تھی۔ ایک آدمی محبت سے ہمیں دیکھتا نظر آرہا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا۔ پانی کہاں ملے گا۔ اس نے برتن مانگا۔ لوٹا دیا گیا۔ وہ پانی لایا تو سہی۔ مگر پانی دے کر مزدوری کے اشارات کرنے لگا۔ اور آخر اڑھائی آنے لے کر گیا۔ قلی کی مزدوری معمولی گٹھڑی یا بکس کی ۵ رہے۔ ایک گھوڑا گاڑی جو چھکڑا تھا سامان کے واسطے سٹیشن سے دس منٹ راستہ کیواسطے لی گئی۔ ۲۵ لیرے مقرر ہوئے۔ مگر ہمیں اس ہوٹل میں جگہ نہ ملی۔ اس لئے دوسرے ہوٹل میں لے گئے۔ جس پر بمشکل آدھ یا پون گھنٹہ خرچ ہوا ہوگا۔ اس کا بل ۱۰۰ لیرے کا بن گیا۔ یعنی سوا چھ روپے۔

پیچھے رہنے والے احباب کی سرگزشت

۱۸ اگست۔ ۱۰ بجے چوہدری فتح محمد خانصاحب اور عرفانی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اور خدا کے فضل سے قافلہ پورا ہو گیا۔ ان کی کہانی بھی عجیب ہے۔ برٹش قنصل نے حیفا میں ان کی ہر طرح سے امداد کی۔ اور ریلوے والوں کو ہر ممکن آرام پہنچانے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ حیفا سے غازہ تک وہ فرسٹ کلاس میں سفر کر کے آئے۔ حالانکہ ٹکٹ ان کا تھرڈ کلاس کا تھا۔ دو ڈپٹی الیس ان کی خدمت کے لئے متعین کئے گئے۔ ہر سٹیشن سے ان کی خبرگیری کے متعلق ٹیلیفون ہوتے تھے۔ غازہ سے پسنجر ٹرین کی بجائے گڈس ٹرین ہو گئی۔ اس میں بھی گارڈ کے بریک میں جگہ دی گئی۔ گارڈ نے اپنا کمبل وغیرہ بچھا کر انہیں آرام پہونچانے کی ممکن کوشش کی۔ اپنا کھانا ان کے آگے رکھا اور گاڑی اس تیزی سے چلائی۔ کہ اگر وہ اس رفتار سے چلی جاتی۔ تو ۶ بجے صبح کے وہ قنطرہ پہونچ جاتے۔ اور سات بجے پورٹ سعید پہونچ کر ہمارے ساتھ ہی جہاز میں سوار ہو سکتے۔ مگر اتفاقاً انجن بگڑ گیا۔ اور ۴ گھنٹہ تک گاڑی رکی رہی۔ دوبارہ نیا انجن آیا۔ گاڑی کو لے کر روانہ ہوا۔ اس لئے گاڑی بجائے ۶ بجے کے بارہ بجے قنطرہ پہونچی۔ جہاں موٹر رات سے ان کا انتظار کر رہی تھی۔ قنطرہ سے وہ بذریعہ موٹر پورٹ سعید پہونچے۔ پورٹ سعید ایک رات ٹھیر کر اسکندریہ گاڑی کے ذریعہ گئے۔ اور وہاں ایک رات ٹھیر کر جمعہ کے روز اسی کمپنی کے ایک اچھے جہاز میں سوار ہوئے۔ جس کا کرایہ ان کو ادا کرنا پڑا۔ کیونکہ پہلے ٹکٹ ان کے ہمارے پاس تھے۔ وہ جہاز جس میں یہ دونوں صاحب سوار ہوئے۔ بہت اچھا اور تیز رو تھا۔ ۱۷ یا ۱۸ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آیا۔ ہمارا جہاز صرف ۱۰ یا ۱۱ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا تھا۔ اس وجہ سے تین دن کے فرق کو پورا کر کے صرف ایک دن بعد ہمارے ساتھی ہم سے آملے۔

ایڈیٹروں سے ملاقات

۱۸ اگست چوہدری فتح محمد خان صاحب عرفانی صاحب اور مولوی رحیم بخش صاحب کو حضور نے حکم دیا کہ ایڈیٹران اخبارات کے پاس جائیں۔ یہ اصحاب سب سے پہلے روما کے ایک بڑے اخبار لاٹریبونا کے ایڈیٹر کے پاس گئے۔ جس کی روزانہ اشاعت سوا لاکھ ہے۔ اور اس کے تین ایڈیشن شہر کے لئے اور دس ایڈیشن مختلف شہروں کے واسطے نکلتے ہیں اور ایک ہفتہ وار مصور ایڈیشن ہے۔ اور ایک ماہانہ مصور ایڈیشن ہے۔ دوران گفتگو میں اس اخبار کے ایڈیٹر نے درخواست کی۔ کہ اسے سب سے پہلے حضرت صاحب سے ملاقات کرنے کا موقعہ دلایا جائے۔ اور یہ کہ اس سے پہلے کسی دوسرے اخبار کو یہ عزت نہ بخشی جائے کہ اس میں سلسلہ اور حضرت صاحب کے حالات شائع ہوں اس نے کہا۔ آج ہی کسی وقت خواہ آدھی رات ہی کیوں نہ ہو۔ موقع دیا جائے۔ کہ وہ باریاب ہو سکے۔

ایک بہت بڑے اخبار کے قائم مقام کی ملاقات

حضرت صاحب نے اس کے لئے ۱۹ اگست۔ ۱۰ بجے دن کا وقت مقرر فرمایا۔ جس کی اطلاع اسے بذریعہ ٹیلیفون دے دی گئی۔ ہوٹل کے نچلے درجہ کا بڑا سیلون ملاقات کی غرض سے خالی کرا لیا گیا۔ حضرت صاحب نے خدام کو حکم دیا۔ کہ پوری یونی فارم میں حاضر ہوں۔ سوا دس بجے اس اخبار کا ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر پہنچا۔ اور سلسلہ کلام شروع ہوا۔ انگریزی زبان میں حضرت صاحب خود کلام فرماتے تھے میں اسسٹنٹ ایڈیٹر کے مختصر سوالات لکھوں گا۔ ۱۰½ بجے سے مکالمہ شروع ہو کر ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ جس کا کسی قدر خلاصہ یہ ہے۔

ایڈیٹر نے پوچھا۔ میں پولیٹکل اور مذہبی تحریکوں سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہوں۔ ہندوستان میں ان ہر دو لحاظ سے اتحاد کی کیا صورت ہے۔ جواب میں حضور نے بتایا۔ کہ ہندوستان میں موجودہ صورت میں اتحاد مشکل ہے۔ کیونکہ مختلف مذاہب ہیں۔

(۲) مشکل کیا ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہندو مسلمانوں کے لیڈر دل سے متحد نہیں۔ اور ایک دوسرے پر پورا اعتماد نہیں۔

(۳) کیا تمام مسلمان متحد ہیں۔ حضور نے مختلف فرق اسلام کا ذکر کیا۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ سیاسی مسائل میں بھی اختلاف ہے۔ مثال کے طور پر مسئلہ خلافت کو لے کر شیعہ سنی وہابی اور احمدیوں کے خیالات بیان فرمائے۔ اور یہ بھی بتایا کہ میری جماعت مجھے خلیفہ یقین کرتی ہے۔

(۴) خلافت کے متعلق اختلاف اعتقادی امر ہے۔ حضور نے خلافت سے مذہب کا امام مراد بتائی۔ اور تفاصیل کے لئے اپنے پمفلٹ کا ذکر فرمایا۔ جو خلافت ترکیہ کے متعلق لکھا گیا تھا۔

(۵) کیوں ہوا آپ پولیٹیکل تحریک نہیں رکھتے۔ جواب میں حضور نے نہیں فرمایا۔

(۶) مسلمانوں میں کتنے فرقے ہیں۔ فرمایا پانچ بڑے بڑے فرقے ہیں۔

(۷) آپ کی تحریک کا کیا نام ہے۔ حضور نے فرمایا۔ احمدی اور اس کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

(۸) کیا آپ کے متبعین ہندوستان ہی میں ہیں۔ حضور نے تمام ان ممالک کے نام بتائے۔ جہاں جہاں جماعت ہے

(۹) کیا حضرت احمد کا وہی درجہ تھا۔ جو دوسرے انبیاء کا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ بحیثیت نبی کے ان میں اور دوسرے انبیاء میں کوئی فرق نہیں۔

(۱۰) کیا حضرت احمد نے دین میں کوئی اصولی تبدیلی کی یا اصلاح کی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اسلام میں اصولی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

(۱۱) آپ میں اور دوسرے لوگوں میں کیا سوشل نقطۂ خیال سے کوئی فرق ہے۔ جواب میں حضور نے عورتوں کی تعلیم اور بچوں کی تعلیم کے متعلق تصریح فرمائی۔

(۱۲) کیا اسلام میں عورتوں کو حقیر نہیں سمجھا گیا۔ حضور نے فرمایا۔ نہیں قرآن کریم مرد عورت دونوں کو مساوات کے حقوق دیتا ہے۔ مساوات کے احکام دیتا ہے۔ اور مساوات کے انعامات کا وعدہ کرتا ہے۔

(۱۳) کیا تعدد ازدواج آپ کے مذہب میں جائز ہے حضور نے فرمایا۔ ہاں۔

(۱۴) کیا چارٹنگ - ہاں - اسی کے ضمن میں حضور نے مسئلہ غلامی پر بھی تقریر فرماکر اس کو اچھی طرح سے سمجھا دیا۔ کہ اسلام کس قسم کے غلام بنانے کی اجازت دیتا ہے۔

(۱۵) پردہ کے متعلق سوال کیا۔ حضور نے اس کی فلاسفی بیان کی - اور بتایا۔ کہ مرد اور عورتوں کے اختلاط سے جو بدیاں پھیلتی ہیں۔ ان سے روکنے اور بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے پردہ کا حکم دیا ہے۔

(۱۶) کیا عورتیں کوئی کام بھی کرسکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اس حالت میں اسلام ان کو اور بھی آزادی اور سہولت دیتا ہے۔ کہ وہ اپنا منہ بھی ننگا کرسکتی ہیں ؛

(۱۷) کیا قانونی لحاظ سے مردوں عورتوں کے حقوق مساوی ہیں - اور مرنے کے بعد ثواب و عذاب میں بھی- حضور نے فرمایا ہاں مساوی ہیں۔ بلکہ یہ بھی فرمایا - کہ اگر عورت معمولی متقی ہو۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو اس کے شوہر کے درجہ کے مطابق اعلیٰ درجہ دے گا - اور اس سے بہ رعایت اور نرمی کی جائے گی ؛

(۱۸) دوزخ کی ابدیت یا کیفیت کا سوال تھا۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا - کہ جہنم ابدی نہیں۔ بلکہ علاج کے طور پر ہسپتال کی مانند ہے۔ علاج ہو کر شفا ہونیکے بعد لوگوں کو نکال لیا جائے گا ؛

(۱۹) بہشت کی نعمتوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہم ان کو روحانی سمجھتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں۔ جیسا کہ نصرانی سمجھتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ جسم بھی ہوگا۔ مگر وہ جسم بھی روحانی ہوگا۔ پھر خواب کی مثال دیکر تشریح فرمائی ؛

(۲۰) آپ کے اس سفر کی غرض کیا ہے۔ حضور نے مفصل بتائی

(۲۱) کیا آپ ہر ملک کے باشندوں کو مسلمان کرتے ہیں۔ اس طرح مذہب اور پولیٹکس کا جھگڑا تو نہیں بنتا اس کے جواب میں حضور نے مفصل فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعود کا اصول بیان فرمایا۔ کہ حکومت کی اطاعت کی جائے۔ کیونکہ امن نہیں حاصل ہوسکتا - جب تک رعایا گورنمنٹ کی اطاعت نہ کرے۔ رعایا گورنمنٹ سے کسی امر میں اختلاف کرسکتی ہے - مگر امن عامہ کو توڑ نہیں سکتی ؛

(۲۲) آپ پراپاگنڈا کیوں کر کرتے ہیں۔ فرمایا اخبارات اور مشنریوں کے ذریعہ سے ؛

(۲۳) کرائیسٹ (مسیح) کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا۔ ہم ان کو خدا کا نبی یقین کرتے ہیں۔ جو یہود یونکی اصلاح اور احکام تورات کو قائم کرنے کے لئے گئے تھے - کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے ؛

(۲۴) کیا آپ اس مکالمہ کی اشاعت کی اجازت دیتے ہیں - جواب میں حضور نے فرمایا ہاں۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی متعلق عیسائی مذہب کہ تین سو سال میں عیسائیت احمدیت میں تبدیل ہو جائے گی کا مفصل ذکر فرمایا۔ اور بتایا۔ کہ یہ تمام پیشگوئیاں ایسے وقت میں ہوئی تھیں جب کہ آپ تنہا تھے ؛

(۲۵) کیا آپ نے اٹلی میں کوئی مشنری بھیجا ہے - جواب - ابھی نہیں - مگر میں نے اٹالین لوگوں کو مذہب میں بڑی دلچسپی لیتے پایا ہے ؛

(۲۶) کیا آپ پوپ سے بھی ملیں گے۔ فرمایا ارادہ تو تھا مگر انکی ملاقات دو ہفتہ تک بند ہے -

(۲۷) پوپ سے ملتے وقت آپ اس کو کیا سمجھتے۔ فرمایا ایک جماعت کا سردار ہونے کی وجہ سے میں اس کو معزز سمجھتا ہوں۔ میں اس کے سامنے اسلام پیش کرتا۔ کیونکہ سب سے بڑا تحفہ یہی ہے۔ جو انسان کی دنیوی و اخروی بھلائی کا موجب ہوسکتا ہے - اور حقیقی خیر خواہی اسی میں ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔ کہ وہ نشانات جو پہلے نبیوں کو دیئے جاتے تھے - اب بھی خدا کے سچے متبعین کو دیئے جاتے ہیں۔ جو خدا کی رضا اور معیت کا ثبوت ہوتے ہیں - میری جماعت میں ہزاروں ہیں۔ جو خدا سے کلام پاتے ہیں - اور خود مجھ سے بارہا خدا نے کلام کیا ؛

(۲۸) کیا خدا کا کلام پانے میں بانی سلسلہ کی خصوصیت ہے یا عام لوگوں کے لئے بھی موقعہ ہے۔ حضور نے فرمایا ہر شخص بقدر مراتب اس میں حصہ پاسکتا ہے۔ جس کے دل میں خدا کی محبت ہو۔ حتیٰ کہ اگر انسان ان پڑھ بھی ہو۔ تو بھی محبت کا ولولہ رکھتے ہوئے حصہ پاسکتا ہے

اس نے درخواست کی تھی۔ کہ مجھے کوئی لٹریچر یا فوٹو دیا جائے۔ حضور نے تحفہ پرنس آف ویلز دیا۔ اور تشریح فرمائی۔ کہ اس میں برٹش گورنمنٹ کی اطاعت کا جو ذکر ہے۔ وہ اس وجہ سے ہے۔ کہ ہم ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کے ماتحت رہتے ہیں۔ مگر اصل ہمارا یہ ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت رہیں۔ اس کی اطاعت کریں۔ یہ اصل ہمارے امامؑ بانی سلسلہ نے ہمیں سکھایا ہے۔

اس گفتگو کے بعد جو ۱۲ بجے رات تک جاری رہی۔ صبح فوٹو کے لئے وقت مقرر کرکے چلا گیا۔ اور مقررہ وقت پر آکر فوٹو لے گیا ؛

تاجدار دکن کا تازہ نعتیہ کلام

امرتسر سے ایک رسالہ جماعت علی شاہ پرستوں کا نکلتا ہے۔ اس کے صفحہ ۳ پر عنوان مندرجہ بالا سے ایک نعت درج ہے۔ جس کے پہلے دو شعر یہ ہیں :-

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ؛ خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ؛ در ہر مکان ندائے جلال محمدؐ است

اور تیسرے شعر کا دوسرا مصرعہ اور اسی طرح چوتھے شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے ؎ یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است اور ایں آب من ز آب زلال محمدؐ است ؛

امید ہے۔ ناظرین الفضل اور ہماری جماعت کے احباب در ثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل نظم پڑھیں گے ؛

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ؛ خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ؛ در ہر مکان ندائے جمال محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ؛ یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است
ایں آتشم ز آتش مہر محمدی است ؛ ویں آب من ز آب زلال محمدؐ است

(ریاض ہند یکم مارچ ۱۸۸۴ء)

الفضل کی توسیع اشاعت

از ۱۰ر اگست تا ۱۰ر ستمبر

۱۵۲ احباب نے اپنے نام اخبار جاری کرنے کیلئے وی پی کرائے اور جن احباب نے خریدار دیئے - انکی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

میاں غلام مصطفےٰ صاحب کھاریاں ۱ خریدار - بابو محمد حسین صاحب شملہ ۱ خریدار - بابو اکبر علی صاحب دھوری ۱ خریدار - بابو احمد خاں صاحب ڈیرہ غازیخاں ۱ خریدار - میاں رحمت اللہ صاحب لکھنؤ ۱ خریدار - ملک گل محمد صاحب شاہ پور ۴ خریدار - میاں سراج الدین صاحب دیالپور ۱ خریدار - ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم فرخ آباد ۱ خریدار - حافظ عبدالحی صاحب سرگودھا ۱ خریدار - تجمل حسین نہٹور ۲ خریدار - حافظ سلیم احمد صاحب اتاوہ قادیان ۱ خریدار - بابو محمد اکبر صاحب ڈیرہ غازیخاں ۱ خریدار - میاں فضل حق صاحب چک ۳۲ ۱ خریدار - منشی حسین بخش صاحب نواں لاہور ۱ خریدار - سید عبدالوحید صاحب منصوری ۲ خریدار - میاں غلام سرور صاحب کوٹلہ ۱ خریدار - میاں قمرالدین صاحب لدھیانہ ۱ خریدار - میاں عبدالسمیع صاحب کپورتھلہ ۱ خریدار - چودھری نذیر احمد صاحب طالب پور ۲ خریدار - میاں اللہ دتا صاحب حافظ آباد ۲ خریدار - میاں برکت اللہ صاحب چک ۵۱ ۱ خریدار - ۱۳ احباب نے قیمت منی آرڈر بھیج کر یا دستی دیکر اخبار جاری کرا دیا۔ تعداد سابق ۱۰۵ حال ۹۳ کل میزان ۱۹۸

۱۳ اخبار جاری ہوئے جو بذریعہ وی پی بند ہوئے تھے - ۳۵ اخبار وی پی واپسی کیوجہ سے امانت میں رکھے گئے۔ اگر کسی صاحب کا نام رہ گیا ہو...

اشتہارات

اندھیرے گھر کا چراغ جب اٹھ ا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جنکے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جنکے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو (۶) جنکے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور بیمار رہتے ہوں۔ ان کیلئے ان گو دبھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ تین تولے کیلئے محصولڈاک معاف۔ ۶ تولہ تک خاص رعایت

المشتہر:۔ نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت۔ قادیان

دو منزلہ مکان

مسجد مبارک کے قریب خلیفہ اوّلؓ کے مکان کے قرب میں دو منزلہ مکان باہر سے پختہ اور اندر کا حصہ خام ہے۔ نیچے کے حصہ میں دو دوکانیں ایک ۱۶ فٹ دوسری پندرہ فٹ اور ان دوکانوں کے پیچھے دو کمرے۔ اور مکانوں کے سامنے برانڈہ اوپر چڑھنے کے لئے زینہ ہے۔ اور اوپر منزل میں دو کمرے ایک صحن ایک باورچی خانہ ایک غسل خانہ ایک پائخانہ اور ایک پرچھتی ہے۔ اور ایک کمرہ۔ ان سب نیچے اوپر کا ماہانہ کرایہ ۱۲ہے۔ اور قیمت قریباً ۴ہزار روپیہ اور چھ مرلہ زمین ہے

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بنایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے بہت مفید پایا۔ اس لئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیمگرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی۔ قیمت فی صدعہ محصول ۴ر

عزیز ہوٹل قادیان

ضرورت ہے

نوایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سارٹیفکیٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ قیمت مشین پیتل سوراخ چھلنی ۱۲۰ پالش شدہ ۱۳

مینجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

میدان ارتداد سے تریاق چشم کی تصدیق

مکرمی جناب مرزا حاکم بیگ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کے ایجاد کردہ تریاق چشم کی میں بہت تعریف سنا کرتا تھا۔ مگر جب میں نے اسے خود استعمال کیا۔ تو واقعی یہ اس تعریف سے بھی بالا نکلا۔ میدان ارتداد میں بہتوں نے اس سے روشنی پائی۔ بہت لوگوں نے آپکو دعائیں دیں۔ افسوس ہے۔ کہ میں کثرت کار کی وجہ سے ان لوگوں کی تعداد یاد نہیں رکھ سکا۔ تریاق چشم کو میں اپنے جھولے میں رکھتا ہوں۔ سفر میں جس مریض پر استعمال کرتا ہوں۔ چنگا ہو جاتا ہے ککروں کا تو نام ونشان نہیں رہتا۔ سرخی کٹ جاتی ہے۔ خارش مٹ جاتی ہے۔ آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ خود میری آنکھیں عرصہ پانچ سال سے سخت خراب تھیں۔ ککروں کا اس قدر زور تھا۔ کہ کارڈ تک نہیں لکھ سکتا تھا۔ اور روشنی کی برداشت نہیں تھی۔ علاج کرا کرا کر تھک گیا تھا۔ آخر سخت مجبور ہو کر جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب سے اپریشن کرایا جس سے مجھے فائدہ ہوا۔ مگر اس کے بعد میں نے تریاق چشم کا استعمال شروع کیا۔ جو سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ اب میدان ارتداد میں باوجود سخت دھوپ میں سفر کرنیکے آنکھیں تندرست رہتی ہیں بلکہ یہ ککروں کے لئے اکسیری دوائی ہے۔ کاش۔ کہ دنیا اس عجیب وغریب دوائی سے فائدہ اٹھا کر آپ کی قدر کرے۔ والسلام

خاکسار محمد شفیع اسلم۔ انسپکٹر حلقہ انسداد ارتداد۔ فرخ آباد۔

قیمت پانچ روپے فی تولہ۔ محصولڈاک (۵ر) وغیرہ بذمہ خریدار

میرزا حاکم بیگ احمدی۔ موجد تریاق چشم

(گڑھی شاہدولہ) گجرات۔ پنجاب

ایک باموقع پختہ مکان

جو حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی کے پاس بجانب شمال واقع ہے۔ بعض خاص مجبوریوں کے باعث فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ مکان کا طول وعرض ۵۰×۳۸½ ہے۔ جسمیں ایک بڑا کمرہ ہے۔ دو متوسط۔ اور ایک چھوٹا۔ اور ایک وسیع برآمدہ ہے۔ تمام کا تمام پختہ ہے جو محض اپنی رہائش کے لئے حال ہی میں بنوایا گیا تھا۔ ایک طرف دس فٹ گلی ہے۔ اور ایک طرف ۲۰ فٹ کی۔ موقع نہایت عمدہ اور کھلی جگہ پر ہے۔ ہائی سکول کے بالکل قریب ہے۔ قیمت تین ہزار روپیہ ہے ۃ

پتہ ــــــــ

م۔ ل۔ معرفت کتاب گھر قادیان

حکیمن میڈیکل انسٹی ٹیوٹ

انگریزی و مادری زبان میں یونانی و ہومیوپیتھک سیکھنے کا آسان ذریعہ ہے۔ کورس ۲ و ۳ سال ٹائٹل L.P.H.S اور M.B.H.S یونانی ٹائٹل نجم الاطبہ اور شمس الاطبہ یہاں بیرونی ڈاکٹر اور حکیم بھی امتحان دیکر ٹائٹل حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کالج ۱۸۶۵ء سال کے ایکٹ قانون کے بموجب بنگال اور انڈیا گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے۔ یہاں ہومیوپیتھک دوا ۶ و ۷ پیسہ میں ملتا ہے:

ڈاکٹر امیر علی سکرٹری ۹ ہم شکاف لین کلکتہ